بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۴ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۸ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۴ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۳ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بوجہ کھانسی ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سخت سردرد متلی اور بخار کیوجہ سے علیل ہے احباب خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں۔ — حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی اور جسم میں درد کی شکایت ہے۔ صحت کیلئے دعا کیجائے۔

حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی طبیعت آج بھی زیادہ ناساز ہے خون کثرت سے آرہا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے سیلون اور مالابار کے احمدی احباب کو چائے پر مدعو کیا۔ اور ان علاقوں میں تبلیغ احمدیت کے متعلق حالات معلوم کئے۔ نیز تبلیغ میں زیادہ سرگرمی پیدا کرنے کیلئے مفید مشورے دیئے۔

افسوس میر غلام رسول صاحب آف کاٹھ پورہ کشمیر جن پر راستہ میں ہی نمونیا کا حملہ ہوا تھا۔ آج فوت ہوگئے۔ جنازہ

روزنامہ الفضل قادیان ۱۸ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ کا مطلب

عرض کیا گیا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ (النساء ع ۲۰)

حضور نے فرمایا اس آیت کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے مومنو جو ابھی ظاہر میں ایمان لائے ہو حقیقت میں بھی ایمان لاؤ۔ اور پکے مومن بن جاؤ۔ گویا پہلا لفظ ایمان ظاہری پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوسرا لفظ ایمان حقیقی پر دلالت کرتا ہے۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں بھلے مانس شرافت کر۔

گویا پہلے بھلے مانس کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اور پھر کہا جاتا ہے۔ کہ شرافت کر۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے مومنو تم جو اپنے آپ کو ظاہر میں مومن کہتے ہو۔ حقیقت میں بھی مومن بننے کی کوشش کرو۔

تسعۃ عشر کا مطلب

ایک دوست نے عرض کیا کہ قرآن کریم میں دوزخ کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے علیھا تسعۃ عشر (المدثر ع ۱) تسعۃ عشر سے کیا مراد ہے۔

حضور نے فرمایا تسعۃ عشر سے مراد درحقیقت انیس قوتیں ہیں۔ جن کا غلط استعمال انسان کو دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔ ان میں سے نو قوتیں ظاہری ہیں اور نو باطنی۔ اور ایک قوت وہ ہے۔ جو ان سب پر حکمران ہوتی ہے۔ اگر انسان ان قوتوں کا صحیح استعمال کرے۔ تو دوزخ کے دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان قوتوں کا غلط استعمال کرے۔ تو یہی قوتیں اس کو بھسم کرنے کا موجب بن جاتی ہیں۔ قیامت کے دن ان انیس ۱۹ طاقتوں کے مقابلہ میں دوزخ پر انیس ۱۹ فرشتے مقرر ہونگے۔ کیونکہ قرآن کریم سے بھی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مختلف صلحاء کے تجربہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مختلف فرشتے مختلف اشیاء پر نگرانی کے لئے مقرر فرمائے ہوئے ہیں۔ جیسے موت کا ایک خاص فرشتہ عزرائیل ہے اسی طرح تورات سے معلوم ہوتا ہے کہ میکائیل غذا کا فرشتہ ہے۔ غرض مختلف کام مختلف فرشتوں کے سپرد ہیں۔ اور وہ ان کے نگران اور محافظ ہوتے ہیں۔ یہ انیس ۱۹ قوتیں جو انسان کے اندر رکھی گئی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں بھی انیس ۱۹ فرشتے ہیں۔ جن کے تابع حواس اور قوتیں ہیں۔ جب دوزخی دوزخ میں جائینگے۔ تو یہ فرشتے وہاں موجود ہونگے۔ اور ان کو بتائینگے۔ کہ چونکہ تم نے ان ان باتوں میں ہمارا مشورہ نہ مانا۔ اس لئے آج تم دوزخ میں داخل ہو رہے ہو۔ اب ہم تمہیں اس وقت تک دوزخ سے نکلنے نہیں دینگے۔ جب تک تمہاری اصلاح نہیں ہو جائیگی۔ ان انیس قوتوں میں سے پانچ تو وہ حواس ظاہری ہیں۔ جنہیں حواس خمسہ کہا جاتا ہے۔ ایک گرمی کی حس ہے۔ ایک سردی کی حس ہے۔ پہلے لوگوں کو ان حسوں کا علم نہ تھا۔ اسی طرح ایک وزن کی حس ہے۔ ایک وقت کے احساس کی حس ہے۔ یہ نو ظاہری حسیں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں نو ہی باطنی حواس ہیں۔ جو انسانی روح کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان اٹھارہ قوتوں کے علاوہ ایک قوت ممیزہ ہوتی ہے جو ان سب پر حکمران ہوتی ہے۔ اور جو مختلف قوتوں کو موقع و محل پر آگے کرتی ہے۔ یہ انیس ۱۹ ظاہری اور باطنی حواس ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے ہر انسان میں رکھے ہیں۔ اور جن کا ایک ایک فرشتہ نگران مقرر کیا ہے۔ جو شخص ان حواس ظاہری یا حواس باطنی کے خلاف قدم اٹھائے گا۔ وہ دوزخ میں جائیگا۔ اور قیامت کے دن وہی فرشتے دوزخ کے باہر کھڑے ہونگے۔ جو اسے یاد دلائینگے۔ کہ تم نے ہمارے مشورہ کو نہ مانا۔ اور غلط قدم اٹھایا۔ جس کا نتیجہ تمہیں اس رنگ میں بھگتنا پڑا۔

گرمی اور سردی کی حس کا غلط استعمال

عرض کیا گیا۔ کہ گرمی اور سردی کی حس کا غلط استعمال کس طرح ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔

ایک شخص عیاشی کے لئے یخنی پلواتا اور ٹھنڈک پیدا کرنے کے لئے پنکھا چلاتا ہے۔ یا اپنے اندر گرمی پیدا کرنے کے لئے شراب پیتا ہے۔ یا نماز کا وقت آجاتا ہے۔ تو گرمی کی وجہ سے وہ نماز پڑھنے نہیں جاتا۔ یا سردی ہوتی ہے۔ تو وضو نہیں کرتا۔ یہ تمام حالتیں ایسی ہیں جنمیں انسان گرمی اور سردی کی حس کا غلط استعمال کرتا ہے۔

بدی کو مٹانے کا ارشاد

عرض کیا گیا کہ حدیث میں آتا ہے۔ من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فمن لم یستطع فبلسانہ ومن لم یستطع فبقلبہ یعنی جو شخص تم میں سے کوئی بدی دیکھے۔ اسے چاہیئے کہ وہ بدی اپنے ہاتھ سے مٹادے۔ اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو کم از کم دل میں ہی بُرا منائے اس حدیث کی ترتیب درست معلوم نہیں ہوتی۔

حضور نے فرمایا ترتیب بالکل درست ہے۔ کیونکہ انسان وعظ ونصیحت میں تبھی کامیاب کہلا سکتا ہے۔ جب بدی بالکل مٹ جائے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے یہ فرمایا۔ کہ اگر تم بدی کو مٹا سکتے ہو۔ تو اسے مٹادو۔ اور اگر مٹانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ تو زبانی شور ہی مچاتے رہو۔

مولوی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

اور اگر تم میں اتنی طاقت بھی نہیں کہ بدی کے خلاف زبانی شور مچا سکو یعنی لوگ اتنے جابر ہیں۔ کہ نہ تم بدی کو مٹانے کے لئے ہاتھ اٹھا سکتے ہو۔ نہ زبانی وعظ ونصیحت کر سکتے ہو تو کم سے کم اپنے ایمان کو محفوظ رکھو اور دل میں ہی اس بدی پر کڑھتے رہو۔ یہ نہ ہو کہ تم مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ اور اس طرح تمہارے اپنے ایمان کو بھی نقصان پہنچ جائے۔ پس یہ ترتیب بالکل درست اور طبعی ہے۔ معلوم نہیں آپ نے اس ترتیب کو الٹ کس طرح سمجھ لیا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی ذریت اور نبوت

عرض کیا گیا۔ کہ قرآن کریم میں آتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ انی جاعلک للناس اماما تو انہوں نے عرض کیا۔ ومن ذریتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا لاینال عہدی الظالمین (البقرہ ع ۱۵) مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساری ذریت میں یعنی حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ وغیرہ نبی ہوئے۔ یہ کیا بات ہے۔

[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساری ذریت نبی نہیں بنی۔ تورات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کی اور بیویوں سے بھی اولاد تھی جو درجہ نبوت حاصل نہیں کر سکی لیکن اس جگہ ذریت سے مراد اس وقت کی ہی نسل نہیں بلکہ ساری نسل مراد ہے اور آئندہ پیدا ہونے والی نسل میں سے بدکار لوگ بھی تھے۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ لاینال عہدی الظالمین۔ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ تو مبشر اولاد میں سے تھے۔ پس یہ الفاظ ذریت بعیدہ کے متعلق ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاقؑ کے برگزیدہ ہونے کے متعلق تو ان کی پیدائش سے پہلے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر انکشافات ہو چکے تھے۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص نئی تحریک کے ماتحت اپنی جائداد دین کی اشاعت کے لئے وقف کرے اور کچھ عرصہ کے بعد مر جائے تو آیا وہ جائداد ورثہ میں تقسیم ہوگی یا نہیں۔

دین کے لئے وقف شدہ جائداد

حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کی جائیداد یقیناً [illegible] میں جائے گی۔ پھر اس کی اولاد کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ اگر چاہے تو اس جائداد کو وقف کرے۔ اور اگر چاہے تو نہ کرے۔

منھا تخرجون کا مطلب

عرض کیا گیا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ منھا تخرجون (الاعراف ع۲) تم اسی زمین میں سے قیامت کے دن نکالے جاؤ گے۔

حضور نے فرمایا۔ عوام تو یہی سمجھتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ اسی زمین میں سے زندہ ہو کر باہر نکلیں گے مگر ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ انسانی ارواح کو ایک اور عالم میں رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثم اماتہ فاقبرہ (عبس) اللہ تعالیٰ انسان کو وفات دیتا اور پھر خود اسے قبر میں داخل کرتا ہے۔ اگر قبر سے مراد اس دنیا کی ہی قبر ہو تو یہ بات واقعات کے خلاف ہوگی کیونکہ یہاں کسی کو شیر کھا جاتے ہیں۔ کسی کو بھیڑیے کھا جاتے ہیں۔ کوئی ڈوب کر مر جاتے ہیں۔ کسی کو مچھلیاں اور مگرمچھ کھا جاتے ہیں۔ زرتشتی اپنے مردے گدھوں کو کھلا دیتے ہیں ہندو اپنے مردے جلا دیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر انسان قبر میں داخل ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ قبرستان کوئی اور ہے جہاں مردوں کو رکھا جاتا ہے۔ پس منھا تخرجون کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس دنیا میں مردوں کو زندہ کیا جائیگا۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ وہ زندگی اس دنیا سے ہی پیدا ہوگی۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کو دوبارہ زندگی عجب الذنب سے ملیگی۔ گویا اسی عالم کی زندگی میں سے کوئی حصہ ارتقائی صورت اختیار کر کے انسان کی دوسری زندگی کا باعث بن جائیگا۔ اور اس طرح منھا تخرجون کا وعدہ پورا ہو جائیگا۔

اگر اسی دنیا میں سارے اگلے پچھلے مردے زندہ ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں۔ دنیا میں سانس لینے کے لئے بھی جگہ نہ رہے۔ بلکہ لوگ ایک دوسرے پر چڑھ جائیں۔ تب بھی وہ اس دنیا میں نہ سما سکیں۔ ایسی صورت میں تو ان کا اس دنیا میں زندہ ہونا ایک عذاب ہوگا۔ رحمت کا موجب کہاں ہوگا۔

حضرت یوسفؑ کے قید رہنے کی میعاد

عرض کیا گیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ فلبث فی السجن بضع سنین (یوسف ع ۱۵) وہ قید خانہ میں چند سال رہے۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سالوں کی معین تعداد کیوں نہیں بتا دی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۲ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲ جنوری ۱۹۴۵ء

آج بعد نماز مغرب فرمایا:۔

پچھلے دنوں میں نے اس مجلس میں سوال کرنے والوں کو بعض ہدایات دی تھیں۔ ان کا یہ مطلب نہ تھا۔ کہ باہر سے آئے ہوئے یا یہاں کے رہنے والے کوئی دوست کوئی ایسا سوال پوچھنا چاہیں۔ جس کا انہیں خود جواب نہ آتا ہو۔ یا آتا ہو۔ تو اس کی زیادہ وضاحت کرانا چاہتے ہوں۔ وہ بھی سوال نہ کریں۔ اس قسم کے سوال کئے جا سکتے ہیں۔ روکا ان سوالات کو گیا تھا۔ جن میں مجلس کے آداب اور وقار کو مدنظر نہ رکھا جاتا تھا۔ اور بعض لوگ ایک سوال کے جواب پر غور وفکر کئے بغیر دوسرا اور پھر تیسرا پوچھا کرتے چلے جاتے تھے۔ جو انسان فائدہ اٹھانے کے لئے کوئی سوال کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ جو کچھ اسے بتایا جائے۔ اس پر غور وفکر کرے۔ اس طرح کئی مزید پہلو اس پر خود بخود کھل جائینگے اور جو مشکل اسے درپیش ہو۔ وہ حل ہو جائیگی۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی دقت باقی رہے۔ تو اس کے متعلق پھر سوال کر [illegible] غور کرنے کی بجائے سوال پر سوال کرتے چلے جانے سے غور و فکر کا مادہ نہیں پیدا ہوتا۔ اور کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس طرح انسان کا اپنا ذہن کند ہوتا جاتا اور یہ طریق آداب مجلس کے بھی خلاف ہوتا ہے۔ اس سے میں نے منع کیا تھا۔ صرف سوال کرنے سے نہیں روکا تھا۔

جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر دعوت وتبلیغ نے عرض کیا۔ کہ آسٹریلیا میں ایک احمدی دوست نے ایک مجمع میں میجک لنٹرن سے سلسلہ سے متعلق تصویریں دکھائیں۔ تو لوگ خاموشی سے دیکھتے رہے۔ لیکن جب آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دکھائی تو ایک شخص نے کہا۔ تصویریں دکھانے والے صاحب کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ عیسائی ملک ہے۔ اور اس طرح اس نے دھمکی دی۔

حضور نے فرمایا۔ ان صاحب کو کہنا چاہئے تھا۔ مجھے معلوم ہے۔ یہ عیسائی ملک ہے اور اسی لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ یسوع مسیح کی اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے۔ تو دوسرا بھی آگے کر دو۔ مجھ سے کہیں گے کہ تم نے آج تصاویر دکھائی ہیں۔ کل پھر دکھانا۔

امرد بہ کے دو نوجوان حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہوں نے اپنے آپ کو شیعہ فرقہ سے بتایا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صاحب شریعت اور صاحب کتاب ہونے کا عقیدہ ظاہر کیا۔ حضور نے قرآن کریم اور بائیبل کے رو سے ثابت فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی نہیں تھے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت پر عمل پیرا تھے۔ اور اسی کی ترویج آپ کرتے تھے۔ یہ کہنا کہ انجیل آپ پر شرعی کتاب اتری۔ درست نہیں۔ کیونکہ اس میں ایک تو شریعت نہیں۔ دوسرے اس میں کہیں یہ نہیں آتا۔ کہ خدا نے یہ فرمایا۔ بلکہ ہر جگہ یہی ہے۔ کہ مسیح نے یہ کہا۔ پھر اسے شرعی کتاب کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ شرعی کتاب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔ اور جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اوامر و نواہی ہوں +

خاکسار

حضور نے فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کی ہسٹری محفوظ تھی۔ اور جو انبیاء کے حالات ہمیشہ لکھتے رہتے تھے۔ وہ غلط ہوں یا صحیح یہ الگ سوال ہے۔ مگر بہرحال وہ کوشش کرتے تھے۔ کہ ان کی قوم کے حالات محفوظ رہیں۔ اس وجہ سے جہاں کوئی ایسا مسئلہ آجاتا ہے۔ جس کی تعیین کرنا ایمان کے لحاظ سے ضروری ہوتا ہے تو وہاں اللہ تعالےٰ تعیین کر دیتا ہے۔ اور اس بات کی پروا نہیں کرتا۔ کہ بنی اسرائیل اس کے خلاف کہتے ہیں۔ لیکن جہاں ایسا معاملہ نہیں ہوتا۔ وہاں خود بخود اللہ تعالےٰ ان مسائل کو غیر معین رکھ دیتا ہے۔ تاکہ بلاوجہ لوگ جھگڑوں میں مشغول نہ ہو جائیں۔

بضع سنین کے الفاظ اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی لمبی تکلیف کے اظہار کے لئے استعمال فرمائے ہیں۔ اگر بضع سنین کے الفاظ استعمال نہ ہوتے۔ تو بعض لوگ سمجھ لیتے۔ کہ شائد حضرت یوسف علیہ السلام کو دو ہفتہ جیل میں رہنا پڑا ہو۔ یا زیادہ سے زیادہ دو تین مہینے رہے ہوں۔ مگر بضع سنین کے الفاظ استعمال فرما کر بتا دیا۔ کہ انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک یہ تکلیف اٹھائی۔ جو کئی سالوں تک ممتد رہی۔ اگر سالوں کی بھی تعیین کر دی جاتی۔ تو ہمارے ایمانوں میں اس سے کوئی زیادتی نہ ہوتی۔ لیکن یہودیوں سے بلاوجہ ایک نئی لڑائی چھڑ جاتی۔ ایک روایت بتاتی ہے۔ کہ وہ سات سال جیل میں رہے ہیں۔ دوسری روایت بتاتی کہ وہ چھ سال رہے ہیں۔ تیسری روایت بتاتی۔ کہ وہ پانچ سال رہے ہیں۔ پس چونکہ خواہ مخواہ ایک ایسا اعتراض پڑ سکتا تھا جس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے صرف اتنی بات بیان کر دی۔ جس سے اصل غرض پوری ہو سکتی تھی۔ اور تعیین کو ترک کر دیا۔ تاکہ اس سے کوئی نقص پیدا نہ ہو۔

خدا تعالیٰ کی صفت وحدانیت کا دور

ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا نے عرض کیا۔ کہ چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۳ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ ابتداء میں خدا کی صفت وحدت کا دور تھا۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس دور نے کتنی دفعہ ظہور کیا۔ بلکہ یہ دور قدیم اور غیر متناہی ہے۔ کیا ان الفاظ کا یہ مطلب ہے کہ جلقی بھی کسی زمانہ میں دور وحدت کے ماتحت فنا ہو جائیں گے؟

حضور نے فرمایا۔ اصل میں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس میں کلام کرنا مفید نہیں ہوتا لیکن جیسے کہتے ہیں ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اگر یہ مقام حاصل ہو جائے۔ تو پھر وحدت بھی رہتی ہے۔ اور جنت بھی قائم رہتی ہے۔

انڈکس موصیان حصہ آمد

آجکل چونکہ از سر نو انڈکس موصیان حصہ آمد تیار ہو رہا ہے۔ اس لئے موصیان حصہ آمد کی خدمت میں التجا ہے کہ مہربانی فرما کر سب موصی حضرات اپنے موجودہ پتوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ جو انڈکس تیار کیا جا رہا ہے۔ وہ ہر قسم سے مکمل ہو ۲۴

۲۴ نہ تو موصیوں کو اس کی وجہ سے کوئی تکلیف ہوگی۔ اور نہ ہی دفتر ہذا کی مشکلات میں اضافہ ہوگا۔ خاص کر موصیات بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

تحریک جدید کے دفتر ثانی میں نئے شامل ہونے والے خدا تعالےٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر آگے بڑھیں

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے مجاہد نوٹ کر لیں۔ دفتر اول میں شامل ہونے والے وہ اصحاب ہیں۔ جو پہلے دس سالہ جہاد میں خدا کے فضل سے قربانی کرتے آرہے ہیں۔ اور اب گیارھویں سال میں دسویں سال سے بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ بلاوا اسی ذات پاک کی طرف سے ہے۔ جس نے اپنے پاک بندے کے ذریعہ تحریک جدید کے جہاد کا اعلان کرایا۔ پس مبارک وہ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے۔

تحریک جدید کے جہاد میں جو نئے شامل ہونے والے ہیں یعنی جنہیں دفتر ثانی سال اول کے مجاہد کہا جا سکتا ہے ان کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ وہ دفتر ثانی کے سال اول میں اتنی قربانی کریں جو کم سے کم ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو۔ اور پھر آئندہ سالوں میں اسے بڑھاتے جائیں۔ جب بھی جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی جماعت کے نئے مجاہد شامل کرنے کے لئے پوری توجہ نہیں کی جیسا کہ چاہئے اب بھی توجہ فرمائیں۔ اور ایسے دوستوں کو جو شامل نہ ہوں۔ حضور کا خطبہ پہنچا کر پھر ان سے وعدہ کی بابت دریافت کریں۔ اگر خطبہ آپ کے پاس نہ ہو۔ تو فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے منگوا لیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر کسی احمدی کے سامنے حضور کا خطبہ پیش کر دیا جائے تو پھر وہ اس خطبہ کو پڑھ کر تحریک جدید کے جہاد میں شمولیت کی سعادت حاصل کئے بغیر نہیں رہ سکیگا۔ مگر حضور کی بات کا پہنچانا تو فرض ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا عربی کلام

ذیل کی نظم ۲۸ دسمبر کو جلسہ سالانہ میں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے پڑھ کر سنائی:

كَمْ نُوْرُ وَجْهِ النَّبِيِّ صِحَابَهُ ‏— كَالْفُلْكِ ضَاءَ سَطْحُهَا بِنُجُوْمِهَا
كَمْ تَنْفَعُ الثَّقَلَيْنِ تَعْلِيْمَاتُهُ ‏— قَدْ خُصَّ دِيْنُ مُحَمَّدٍ بِعُمُوْمِهَا
ظَهَرَتْ هِدَايَةُ رَبِّنَا بِقُدُوْمِهِ ‏— زَالَتْ ظَلَامُ الدَّهْرِ عِنْدَ قُدُوْمِهَا
جَاءَ بِتِرْيَاقٍ مُزِيْلٍ سِقَامَنَا ‏— غَابَتْ غَوَايَتُنَا بِكُلِّ سُمُوْمِهَا
نَزَلَتْ مَلٰئِكَةُ السَّمَاءِ لِنَصْرِهٖ ‏— قَدْ نَاقَتِ الْاَرْضُ سِمَىً بِظُلُوْمِهَا
رَدَّ عَلَى الْاَرْضِ كُنُوْزَ اَصْحَابِهٖ ‏— فُتِنَ الْيَهُوْدُ بِبَقْلِهَا وَبِفُوْمِهَا
رُفِعَتْ بُيُوْتُ الْمُؤْمِنِيْنَ رِفَاعَةً ‏— خُسِفَ الْبِلَادُ بِقُدْسِهَا وَبِرُوْمِهَا
دَخَلَتْ صُفُوْفَ عِدًى بِغَيْرِ رَوِيَّةٍ ‏— فَازَتْ جَمَاعَةُ صَحْبِهٖ بِقُحُوْمِهَا
هَزَمَ الْعُلُوْمَ صَغِيْرَهَا وَكَبِيْرَهَا ‏— صَبَّتْ سَمَاءُ الْعِلْمِ مَاءَ غُيُوْمِهَا

فَاضَتْ صُفُوْفُ الْكَوْثَرِ شَوْقًا لَهٗ
وَعَدَتْ اِلَيْهِ الْجَنَّةُ بِكُرُوْمِهَا

ایمان کی علامت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز وقف جائداد کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں "ایمان کی علامت یہی ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنی جان مال سب کچھ دین کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہی فرمایا ہے۔ کہ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین اموالھم وانفسھم بان لھم الجنۃ کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے اموال اور ان کی جانیں جنت کے عوض ان سے خرید لی ہیں۔ پس جنت کا ملنا اس امر پر موقوف ہے۔ کہ ہم اپنی جانیں اور اپنے مال دین کی راہ میں وقف کر دیں۔" جو دوست اس تحریک میں شامل ہونا چاہیں وہ اپنے اپنے نام سے اطلاع دے دیں۔ اور یہ امر بھی کہ ان کی کتنی جائداد ہے۔ جو اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کر رہے ہیں۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

حضرت مسیح علیہ السلام کے عہدِ مبارک کی ایمان افزا باتیں

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۲)

پیر صاحب گولڑوی کے مقابلہ میں تفسیر نویسی

پیر صاحب گولڑوی نے جب لاہور میں آکر یہ شور مچایا کہ مرزا صاحب لاہور میں آکر میرے ساتھ زبانی مباحثہ کریں تو حضور نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ ہم کئی دفعہ مباحثات کر چکے ہیں۔ اور ہر بات کی ایک حد ہوتی ہے اب ہم مباحثات نہیں کرنا چاہتے اور ہم اس امر کا اعلان کر چکے ہیں کہ ہم آئندہ کوئی مباحثہ کسی سے نہ کرینگے۔ لیکن اگر پیر صاحب کو اپنے علم کا گھمنڈ ہے تو مقابلہ کی ایک آسان راہ ہے۔ ہم قرآن شریف کی پہلی سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر عربی زبان میں لکھ دیتے ہیں۔ پیر صاحب بھی اس سورۃ کی ایک تفسیر لکھ دیں اگر بلحاظ فصاحت و بلاغت اور بلحاظ معانی و معارف پیر صاحب کی تفسیر ہماری تفسیر سے اعلےٰ رہے گی تو سب دیکھنے پڑھنے والے پیر صاحب کی بزرگی اور علم کے قائل ہو جائینگے لیکن ہم بطور پیشگوئی کے اس امر کو شائع کرتے ہیں کہ پیر صاحب کو ہرگز یہ جرأت اور توفیق نہ ہو گی۔ کہ وہ ہمارے مقابلہ میں کوئی تفسیر لکھیں۔ یہ اشتہار شائع کرنے کے بعد حضور اس تفسیر کے لکھنے میں مصروف ہو گئے۔ تفسیر عربی میں تھی اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ اردو میں بین السطور کیا گیا۔ چند روز میں ہی حضور نے اس تفسیر کو لکھ لیا اور وہ پریس میں چھپنی شروع ہو گئی۔

بائیبل میں سورہ فاتحہ کا ذکر

ان دنوں میں لاہور سے چند روز کی رخصت پر قادیان آیا۔ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس تفسیر کے کام میں مصروف دیکھا۔ تو بے اختیار میری توجہ اس امر کی طرف منتقل ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ آپ نے براہین احمدیہ میں سورہ فاتحہ کی تفسیر ستر صفحات پر لکھی ہے۔ پھر ایک مستقل کتاب کرامات الصادقین عربی میں سورہ فاتحہ کی تفسیر حضور نے لکھی تھی۔ اور آپ کے اکثر وعظوں اور تقریروں اور تحریروں میں سورہ فاتحہ کا ضرور کچھ حوالہ ہوتا ہے۔ اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے ہیں۔ کہ میرے دعوے کی بنیاد اور اس کے دلائل سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں۔ ضرور ہے کہ مسیح موعود کا سورہ فاتحہ کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہونے کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی بطور پیشگوئی ہو۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے بائیبل کی ورق گردانی شروع کی۔ اور صفحات الٹتے ہوئے بالآخر کتاب یوحنا کے مکاشفات باب دس کے پڑھنے پر مجھے یقین ہوا۔ کہ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جو اس امر کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ آنے والے مسیح کو سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہو گا۔ اس کے بعد میں نے عبرانی زبان کی بائیبل دیکھی۔ تو یہ یقین اور بھی پختہ ہو گیا پھر میں نے اس کے متعلق استخارہ کیا اور دعا کی۔ کہ ایسا نہ ہو۔ میں کوئی غلط بات محض اپنے ظن سے پبلک کے پیش کر دوں۔ تو میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔

تلک اٰیۃٌ من اٰیاتِ ربِّ الکریم

کریم پروردگار کے نشانوں میں سے یہ ایک نشان ہے۔ اس طرح پورے یقین اور وثوق کے بعد میں نے یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کی۔ تو حضور بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا یہ درست ہے۔ اور اسے اپنی کتاب اعجاز المسیح کے صفحہ ۶۹ پر درج فرمایا۔

اس پیشگوئی سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آنے والے مسیح موعود کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کتاب ہو گی۔ جس کا نام ہے فتوحہ (فتوحہ عبرانی میں فاتحہ کو کہتے ہیں) جب وہ پڑھیگا تو اس میں سے سات آوازیں نکلیں گی۔ یہ سات آیات ہیں۔ یوحنا رسول نے چاہا کہ ان سات آیتوں کو جو اس نے سنیں لکھ لے۔ مگر اسے اجازت نہ ہوئی۔ کیونکہ ہنوز اس امر کا وقت نہ تھا۔ اور یوحنا کو کہا گیا۔ کہ آخری زمانہ میں اس کا اظہار ہو گا۔ سورۃ فاتحہ کے ذکر والی عبرانی آیت اس طرح ہے۔

بیادو سیفر قاطون فاتواح

یہودی مسلمان ہوا

عبرانی پیشگوئیوں کی فہرست پیش کر نیکے بعد اس امر کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں اس یہودی استاد کو تبلیغ اسلام کرتا رہا۔ اور دو دفعہ اسکو اپنے ساتھ قادیان لایا۔ اور بالآخر اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر دین اسلام قبول کیا۔ اس کا نام سلمان تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا اسلامی نام محمد سلیمان رکھا۔ مجھے اس کے مسلمان ہو جانے سے اس واسطے بھی بہت خوشی ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر ہے۔

گر کنی تکفیرِ قومم خود چہ کارے کردۂ
رو اگر مردی یہودے را باسلام اندر آر

اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ یہودی میرے ذریعہ مسلمان ہو گیا۔ فالحمد للہ۔

ایک یہودی عالم کی شہادت

ستمبر ۱۹۰۲ء میں ایک یہودی عالم عابد نام عاجز کی تحریک و تبلیغ سے قادیان آیا۔ اسے حضرت مسیح ناصری کی قبر کشمیر کا نقشہ دکھایا گیا تو اس کی طرز بناوٹ پر غور کرتے ہوئے اس نے یہ رائے ظاہر کی یہ انبیاء بنی اسرائیل کی قبروں کے نمونے پر ہے۔ یہ ایک شہادت ہے۔ جو بنی اسرائیل کے ایک عالم نے دی۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس کو کتاب کشتی نوح میں درج کیا جاوے۔ یہ شہادت بہت موثر ہو گی۔ اور انشاء اللہ اس سے مفید نتائج پیدا ہونگے۔ ایک عام تحریک ہو گی۔ چنانچہ وہ عبارت کشتی نوح میں درج ہے۔

پطرس اور مسیح کی عمر

یہ ایک واقعہ ہے۔ جس کو اخبار الحکم کے ایڈیٹر عرفانی کبیر صاحب نے اس طرح بیان کیا ہے:۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء قبل نماز مغرب جب حضرت جری اللہ فی حُلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ تو رُوڑکی سے آئے ہوئے احباب ملے۔ جو برات بنکر گئے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (جو حضرت اقدس کے سلسلہ میں ایک درخشندہ گوہر ہیں۔ اور جو عیسائیوں کی کتابوں کو پڑھ کر اُن میں سے سلسلہ عالیہ کے مفید مطلب مضامین کے اقتباس کرنے کا بے حد شوق اور جوش رکھتے ہیں) پطرس کے متعلق سنایا۔ کہ رُوڑکی میں پادریوں سے مل کر میں نے اس سوال کو حل کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صلیب کے وقت پطرس کی عمر ۳۰ و ۴۰ کے درمیان تھی۔ ناظرین کو اس سوال عمر پطرس کی ضرورت کے لئے ہم اُن کاغذات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو حال میں کسی پرانے راہب خانہ سے ملے ہیں۔ اور جن کا ذکر اٹلی اور ہانگ کانگ کے اخباروں میں چھپا ہے۔ اور جن کے مطابق پطرس لکھتا ہے۔ کہ میں نے مسیح کی وفات سے تین سال بعد ان کو لکھا ہے۔ اور اب میری عمر ۹۰ سال کی ہے۔ گویا جب مسیح نے وفات پائی۔ تو پطرس کی عمر ۸۷ سال کی تھی۔ اور واقعہ صلیب کے وقت پطرس کی عمر تیس اور چالیس کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ تو اب اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد کم از کم ۴۷ سال تک جو جب اس تحریر کے زندہ رہا۔ اور پطرس اُن کے ساتھ رہا۔ اور یہ ثابت ہو گیا۔ کہ صلیب پر مسیح نہیں مرا۔ بلکہ طبعی موت سے مرا ہے۔ اور نہ آسمان پر اس جسم کے ساتھ اٹھایا گیا۔ کیونکہ رأس الحوارین پطرس اس کی موت کا اعتراف کرتا ہے۔ اور موت کا وقت دیتا ہے۔ مفتی صاحب نے یہ عظیم الشان خوشخبری حضرت صاحب کو سنائی۔ پھر نماز مغرب ادا ہوئی۔

(ایڈیٹر الحکم)

قلم جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھا کرتے تھے

اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کلک کے قلم سے لکھا کرتے تھے۔ اور ایک وقت میں چار چار پانچ پانچ قلمیں بنوا کر اپنے پاس رکھتے تھے۔ تاکہ جب ایک قلم گھس جائے۔ تو دوسرے کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ اس طرح روانی میں فرق آتا تھا۔ لیکن ایک دفعہ جبکہ عید کا موقع تھا میں نے حضور کی خدمت میں بطور تحفہ دو ڈیڑھی نبیں پیش کیں۔ اُن نبوں کا سر الشکل شمشیر تھا۔ اس وقت تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاموشی کے ساتھ رکھ لیں لیکن جب میں لاہور واپس گیا تو دو تین دن کے بعد حضور علیہ السلام کا خط آیا۔ کہ آپ کی وہ نبیں بہت اچھی ہیں۔ اور اب میں ان ہی سے لکھا کرونگا۔ آپ ایک ڈبیہ ویسے نبوں کی بھیجدیں۔ چنانچہ میں نے ایک ڈبیہ بھجوا دی۔ اور اس کے بعد اس قسم کی نبیں حضور کی خدمت میں ہمیشہ پیش کرتا رہا۔ لیکن جیسا کہ ولائتی چیزوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مال میں کچھ نقص پیدا ہو گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے

ذکر فرمایا۔ کہ اب یا نب اچھے نہیں لگتے۔ جس پر مجھے آئندہ کے لئے اس ثواب سے محروم ہو جانے کا فکر دامنگیر ہؤا۔ اور میں نے کارخانہ کے مالک کو ولایت میں خط لکھا۔ کہ میں اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تمہارے کارخانے کی نبیں پیش کیا کرتا تھا۔ لیکن اب تمہارا مال خراب آنے لگا ہے۔ اور مجھ کو اندیشہ ہے۔ کہ حضرت صاحب اس نب کے استعمال کو چھوڑ دیں گے۔ اور اس طرح تمہاری وجہ سے میں اس ثواب سے محروم ہو جاؤں گا۔ اور اس خط میں میں نے یہ بھی لکھا۔ کہ تم جانتے ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کون ہیں۔ اور پھر میں نے حضور ہو کے دعوے وغیرہ کا ذکر کر کے اسکو اچھی طرح تبلیغ بھی کر دی۔ کچھ عرصے کے بعد اس کا جواب آیا۔ جس میں اس نے معذرت کی۔ اور بہترین نبوں کی ایک اعلیٰ قسم کی ڈبیہ مفت ارسال کی۔ جو میں نے حضرتؑ کے حضور پیش کر دی۔ اور اپنے خط اور اس کے جواب کا ذکر کیا۔ حضورؑ یہ ذکر سنکر مسکرائے۔ اور بہت خوش ہوئے۔ اور وہی نب استعمال کرتے رہے۔ (اب ویسے نب بازار میں نہیں ملتے)

کتاب واقعات صحیحہ

۱۸۹۹ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ جب پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت شروع کی۔ اور حضور علیہ السلام نے پیر صاحب کو یہ چیلنج دیا۔ کہ وہ قرآن شریف کی تفسیر لکھنے کے معاملہ میں مقابلہ کریں۔ اس وقت پیر صاحب نے یہ چالاکی کی۔ کہ اپنے بہت سے مریدین کو ساتھ لے کر لاہور چلے آئے۔ کہ ہم کو چیلنج منظور ہے۔ اور تفسیری مقابلہ سے پہلے ہم ایک زبانی تقریر پر کھڑے ہو کر کریں گے۔ جس سے ان کی غرض یہ تھی۔ کہ عوام کو حضرت صاحب اور آنحضور کی جماعت کے خلاف ایک جوش پھیلا کر شور برپا کر دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی حالت میں لاہور جانا مناسب نہ سمجھا۔ اور احمدیہ جماعت لاہور نے پیر صاحب کے مقابلہ میں اشتہارات شائع کئے۔ جو میرے لکھے ہوئے ہوتے تھے۔ اور میاں معراج الدین صاحب مرحوم اور دوسرے احمدی احباب کے نام سے شائع ۱؎ کئے جاتے تھے۔ ان تمام حالات کو میں نے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا تھا۔ اس رسالہ کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعات صحیحہ تجویز فرمایا تھا۔ اس رسالہ کی اشاعت میں بہت بڑی کوشش بھیا اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم موجد مفرح عنبری کی تھی۔ اللہ تعالیٰ قریشی صاحب کو جنت میں بلند مقامات عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اس رسالہ کو دیکھا۔ تو تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ مفتی صاحب یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے۔ (چنانچہ اس کے بعد اور کئی کتابوں اور رسالوں اور اخباروں کے لکھنے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی)۱؎

لامک نبی کی قبر

جن دنوں حضرت صاحب کتاب "مسیح ہندوستان میں" غالباً ۱۸۹۹ء کو لکھ رہے تھے۔ ان ایام میں ایک دوست نے جن کا نام میاں محمد سلطان تھا اور لاہور میں درزی کا کام کرتے تھے۔ یہ ذکر کیا۔ کہ ایک دفعہ میں افغانستان گیا تھا۔ اور وہاں مجھے ایک قبر دکھائی گئی تھی۔ جو لامک نبی کی قبر کہلاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ بعض دفعہ کسی بزرگ یا نبی کے بیٹھنے کی جگہ کو بھی قبر کے طور پر لوگ بنا کر اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ حضرت مسیح ناصری فلسطین سے کشمیر آتے ہوئے افغانستان میں سے گذرے ہوں۔ اور وہاں کسی جگہ چند روز قیام کیا ہو۔ اور کسی تغیر کے ساتھ اس جگہ ان کا نام لامک مشہور ہو گیا ہو۔ تب حضورؑ نے مجھے فرمایا۔ کہ لغت عبرانی سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ لفظ لامک کے کیا معنے ہیں۔ میں اپنی لغت کی کتاب لیکر حضورؑ کی خدمت میں اندرون خانہ حاضر ہؤا۔ اور لفظ لامک کے معنے اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کئے۔ کہ لامک کے معنی ہیں جمع کرنے والا۔ چونکہ جمع کرنے والا مسیح ناصری کا نام ہے۔ اور اس کا یہ نام موجودہ اناجیل میں درج ہے۔ جہاں اس نے کہا ہے۔ کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے کے واسطے آیا ہوں۔ اس بات کو سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے سجدہ کیا۔ اور میں نے بھی حضورؑ کو دیکھ کر سجدہ کیا۔ حضورؑ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور تخت پر ہی حضورؑ نے سجدہ کیا۔ میں نے فرش پر سجدہ کیا۔

انگریزی پڑھنے کا خیال

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خیال ہؤا۔ کہ آپ انگریزی زبان سیکھیں۔ انگریزی حروف کو آپؑ پہچانتے تھے۔ مزید تعلیم کے واسطے آپؑ نے یہ تجویز کی۔ کہ انجیل متی کی عبارت انگریزی کو اردو حروف میں لکھا جائے۔ اور ہر ایک لفظ کے نیچے اس کے معنے دیئے جائیں۔ چنانچہ اس غرض کے واسطے انجیل متی کے دو چار باب کئی ایک انگریزی دانوں میں تقسیم کئے گئے۔ کہ وہ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کریں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے مفصلہ ذیل اصحاب کے سپرد یہ کام ہؤا۔ خواجہ جمال الدین صاحب مرحوم انسپکٹر مدارس جموں و کشمیر۔ مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم۔ حافظ محمد اسحاق صاحب مرحوم اوورسیئر۔ اور عاجز راقم۔ اس حکم کی تعمیل میں عاجز نے لاہور جا کر ایک موٹے حروف کی انجیل خریدی۔ اور اس کے الفاظ کاٹ کر ایک کاپی پر چسپاں کئے۔ اور ان کے نیچے خوشخط اردو حروف میں ان کا تلفظ اور معنے لکھے۔ جب میں یہ دو باب لکھکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں قادیان آیا۔ تو حضورؑ نے اسے بہت ہی پسند کیا۔ اور فرمایا۔ کہ بس اب اور کوئی شخص نہ لکھے۔ اسی طرح پر ساری انجیل مفتی صاحب لکھ کر مجھے دیں۔ اس انجیل کو کبھی کبھی رات کے وقت فرصت پا کر دیکھا کرتے۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد ایک دن سیر میں فرمایا۔ کہ میں نے خود انگریزی پڑھنے کے ارادے کو ترک کر دیا ہے۔ تاکہ یہ ثواب ہمارے انگریزی خواں دوستوں کے واسطے مخصوص رہے۔

عبرانی پڑھنے کا خیال

ایسا ہی ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبرانی زبان کے سیکھنے کا بھی ارادہ کیا۔ اور حضورؑ کے فرمانے پر میں نے ایک عبرانی کا قاعدہ اردو میں تالیف کر کے پیش کیا۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام گاہے گاہے فرصت کے وقت دیکھا کرتے تھے۔ مگر بعد میں جلدی اس خیال کو بھی چھوڑ دیا۔ اور یہ ثواب ہمارے واسطے رہنے دیا۔

مضامین لکھے گئے

ہنوز یہ عاجز لاہور میں ملازم تھا۔ غالباً ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے خدام کو حکم دیا۔ کہ ضرورت امام و مصلح کے عنوان پر سب لوگ الگ الگ مضمون لکھیں۔ یہ تمام مضامین برادرم مکرم منشی ظفر احمد صاحب مرحوم ساکن کپور تھلہ نے جو اس وقت قادیان میں موجود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پڑھ کر سنانے۔ اس حکم کی تعمیل پر عاجز نے بھی مضمون لکھا تھا۔ جس کے متعلق منشی ظفر احمد صاحب نے مجھکو اطلاع کی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکو بہت پسند کیا ہے۔ یہ تمام مضامین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم کی تحویل میں رکھے گئے تھے۔

فہرست اسماء میرے سپرد ہوئی

جب ۱۸۹۸ء میں پنجاب میں طاعون پھیلا۔ اور گورنمنٹ نے طاعون سے بچنے کے واسطے بعض ہدایات مثلاً کھلی ہوا میں رہنا۔ ٹیکہ کرانا وغیرہ شائع کیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید الضحیٰ کی تقریب پر ۲ مئی ۱۸۹۸ء بعد نماز عید ایک جلسہ کیا۔ اور لوگوں کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔ جو گورنمنٹ پنجاب نے شائع کی تھیں۔ یہ عید اور جلسہ اس بڑ کے نیچے کیا گیا تھا۔ جو قادیان کے مشرقی جانب پل کے پاس ہے۔ اور جہاں آج کل لنگر خانہ کا سٹور ہے۔ اس جلسہ میں حاضرین کے ناموں کی فہرست تیار کرنے کا کام میرے سپرد ہؤا تھا۔

۱؎ میری تصانیف کے نام۔ واقعات صحیحہ۔ ذکر حبیب۔ بائبل کی بشارات بحق سرور کائنات۔ ازالہ بزبان انگریزی۔ نو لکھا ہار۔ کفارہ۔ تحدیث النعمت۔ تحقیقات جدید متعلق قبر مسیح۔ مضامین مسلم سن رائز۔ مضامین اخبار بدر۔ آئینہ صداقت۔ تہنیت نامہ مجتبیٰ صادق۔ تہنیت نامہ مرتضیٰ صادق۔ تہنیت نامہ رضیہ بیگم۔

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۴۴ء کے صفحہ ۶ پر چندہ تعلیم الاسلام کالج کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جس میں غلطی سے عبد القیوم خاں صاحب کالا گجراں ضلع جہلم کے نام پر ۲۵/- روپے کی رقم شائع ہو گئی ہے۔ دراصل یہ ۲۵/- روپے اہلیہ صاحبہ خواجہ مسعود احمد صاحب کالا گجراں ضلع جہلم نے چندہ کالج میں دیئے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

جنگ میں افسر بھرتی ہونے والے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران فوج میں لفٹیننٹ یا اس سے کسی اعلیٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہوں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرما دیں۔ والسلام (ناظر بیت المال)

احمدیہ مسجد "الفضل" ٹبورا کا افتتاح

للہ الحمد ہراں چیز کہ خاطر میخواست ✕ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

افتتاح کی تیاری

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ افریقہ نے احمدیہ مسجد الفضل ٹبورا کے افتتاح کے تفصیلی حالات ارسال کئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

احمدیہ مسجد الفضل ٹبورا کا افتتاح بروز جمعرات ۱۴ر ماہ فتح (دسمبر) ۱۹۴۴ء۔ افریقن۔ انڈین۔ اور یورپین اقوام و مختلف مذاہب کے لوگوں کی موجودگی میں ہوا۔ ارد گرد کی زمین اور سامنے باغ کی صفائی و درستی کے بعد ساری دیوار کے سامنے پھولوں کے گملے وغیرہ رکھے گئے۔ دائیں اور بائیں تین دروازے خوبصورت طرز پر بنائے گئے۔ اور خوش آمدید کے موٹے الفاظ لکھ کر لگا دیئے گئے۔ دارالسلام نیروبی اور ٹانگہ و موشی کے احمدی احباب جو چند دن پہلے پہنچ گئے تھے انتظامات وغیرہ میں امداد دیتے رہے۔

موسم کی خرابی اور اللہ تعالیٰ کا فضل

دسمبر کے دنوں میں یہاں بہت زیادہ برسات ہوتی ہے۔ مگر مقامی حالات کے لحاظ سے ایسی مجبوریاں تھیں کہ سائبان وغیرہ کا انتظام ا[illegible] کوشش کے نہ ہو سکا۔ اور ہمارے لئے سوائے دعاء کے اور کوئی ذریعہ نہ رہا۔ چنانچہ چند دن پہلے غیر معمولی طور پر برسات شروع ہو گئی مگر مولیٰ کریم کی یہی منشاء تھی کہ احمدی آخر وقت تک دعاؤں کی طرف متوجہ رہیں۔ افتتاح کے روز بادل منڈلانے لگے۔ اور موسلا دھار بارش جس کے ساتھ رعد و برق بھی تھی شروع ہو گئی جس سے بعض مقامی دشمنوں کو بہت خوشی ہوئی وہ سخت پروپیگنڈا کر کے لوگوں کو اس تقریب میں شامل ہونے سے روک رہے تھے۔

ظہر کی نماز پرانے دارالتبلیغ میں ادا کرنے کے بعد ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا جس سے قبل اجتماعی دعا کی گئی۔ برسات کچھ وقفہ کے لئے تھم گئی اور احباب دعائیں اور درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد میں آ گئے۔ ساڑھے چار بجے کا وقت مقرر تھا۔ وقت سے چند منٹ قبل ہی بعض معززین آ گئے۔ مگر عین وقت پر شدید بارش اور رعد و برق کی شدت کو دیکھ کر ڈپٹی کمشنر اور بعض دیگر احباب نے مشورہ دیا کہ کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ لیکن میری اور احباب جماعت کی یہی رائے ہوئی کہ چاہیے کچھ ہو۔ کارروائی کو ملتوی نہ کیا جائے۔ اور دس منٹ انتظار کر کے کارروائی کو شروع کر دیا جائے۔ اتنے میں دیگر مہمان بھی ہر طرف سے آنا شروع ہو گئے۔ اور برسات بھی تھم گئی۔ ساڑھے تین بجے سے پولیس کا انتظام بھی معقول طور پر شروع تھا۔ انہوں نے اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کیا۔

افتتاح کئے جانے کے متعلق آخری وقت میں فیصلہ

افتتاح کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری سے جس حد تک کوشش ہو سکتی تھی کی گئی کہ سلطان زنجبار ہز ہائی نس سر خلیفہ بن حارب تشریف لائیں اور افتتاح کریں۔ انہوں نے باوجود اس کے کہ ہماری اس درخواست کو بڑی قدر و شکریہ کی نگاہ سے دیکھا مگر جنگی حالات کی وجہ سے سفر کی مشکلات اور اپنے خاندان کے دو صد سالہ جشن کی وجہ سے انتہائی افسوس کے ساتھ معذرت کی۔ ان کے پرنس نے بھی انہی بواعث کے ماتحت آنے سے معذوری ظاہر کی۔ اس کے بعد بعض اور احمدی اور غیر احمدی اصحاب کے نام بھی تجویز ہوئے۔ لیکن سب کی راہ میں کوئی نہ کوئی روک تھی۔ آخر عین وقت پر احباب کے مشورہ سے طے پایا کہ میں ہی افتتاح کروں اور برادرم محمد یٰسین خان صاحب آف ٹانگہ جو ایک مخلص متقی اور صالح نوجوان ہیں چابی پیش کریں چنانچہ عین چالیس منٹ پر سب احمدی (افریقن و انڈین) مسجد کے صحن میں کھڑے ہو گئے اور مہمان یورپین و انڈین برآمدہ میں اس طرح کھڑے ہو گئے کہ مسجد کے درمیانی دروازہ سے لے کر باہر صحن تک درمیان میں رستہ اور اس کے دائیں بائیں ہر طرف آدمی ہی آدمی دکھائی دینے لگے۔ جو لوگ برسات کی وجہ سے رک گئے تھے وہ بھی آنے شروع ہو گئے اور تقریب افتتاح کا پروگرام شروع ہوا۔

افتتاحی پروگرام

سب سے پہلے معلم امری عبیدی نے تلاوت قرآن مجید کی اور ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ الخ تلاوت کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے اردو زبان میں مختصر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ انبیاء کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مساجد ایک اہم ذریعہ ہیں اور ان مقاصد کی تعلیم و تلقین مساجد کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ انہی مقاصد کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے اور جماعت احمدیہ نے انہی اغراض کو پورا کرنے کے لئے اس مسجد کو بنایا ہے اور بوجہ اس کے کہ مسجد بیت اللہ کہلاتی ہے خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کے لئے خواہ وہ سفید رنگ کے ہوں یا کالے رنگ کے ہندوستانی ہو یا افریقن۔ امریکن ہو یا یورپین سب کے لئے یہ گھر کھلا ہے۔ اور ان کو اجازت ہے کہ وہ بغیر ان لوگوں کی عبادت میں مخل ہونے کے جنہوں نے اپنی مذہبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس کو مسجد بنایا ہے کہ وہ خدائے واحد کی آ کر پرستش و عبادت کر سکے۔ اس تقریر کا انگریزی میں ترجمہ سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی نے سنایا۔

دروازہ کا افتتاح

اس کے بعد برادرم محمد یٰسین خان صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ کہ "جن مقاصد کے لئے یہ مسجد بنائی گئی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کہ وہ انہیں اپنے فضل سے پورا کرے یہ چابی آپ کو دیتا ہوں کہ خدا کے اس گھر کا افتتاح کریں"۔ خاکسار نے دعا کرنے کے بعد اس چابی کو لیا۔ اور ان الفاظ کے ساتھ کہ "خدا تعالیٰ کے نام سے جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو کھولتا ہوں"۔ چابی قفل کے اندر پھیری اور دروازہ کھل گیا۔ حاضرین مشتاقانہ نگاہوں سے مسجد کے اندر کے حصہ کو دیکھنے لگے۔

پہلی اذان اور پہلی نماز

اتنے میں مسجد کے ایک کونہ سے جو بلند بالا جگہ ہے برادرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب نے بلند آواز میں پہلی اذان کہی۔ اتنی دلکش اور پیاری اور دل کو موہ لینے والی آواز تھی کہ زمینی تو ایک طرف رہے آسمانی فرشتے بھی وجد میں آ گئے ہوں گے۔ تمام یورپین۔ انڈین۔ افریقن پر ایک سناٹا چھا گیا۔ اور ان کے دلوں کی کیفیت اس لمحہ بدل گئی۔ نہایت ادب و تعظیم سے کھڑے ہو گئے۔ اذان کے بعد سب سے پہلی نماز خاکسار کی امامت میں احباب نے ادا کی اور باوجود اس کے کہ مسجد کا کمرہ ۳۰ × ۵۰ فٹ لمبا چوڑا ہے۔ مگر یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ مسجد انشاء اللہ نمازیوں کی زیادتی کی وجہ سے تنگی کا شکوہ کرنے لگے گی۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔ سب سے پہلی تکبیر امام کی اجازت سے برادرم عبد الکریم صاحب بٹ نے کہی۔ جو جماعت احمدیہ دارالسلام کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اور ان احباب میں سے ہیں جنہوں نے استقلال کے ساتھ سلسلہ کی خدمات اور مسجد کے کاموں میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ اور نماز عصر پڑھی گئی۔

شاندار گارڈن پارٹی

نماز سے فارغ ہو کر مہمانوں کو باغ میں بٹھایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موسم نہایت عمدہ اور خوشگوار ہو گیا۔ اور صاف نظر آنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت کے ماتحت آج بارش برسائی۔ ورنہ تمازت آفتاب سخت تکلیف دہ ہوتی۔

برادرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب۔ برادرم مختار احمد صاحب ایاز اور برادرم محمد یٰسین صاحب اور عبد الرحمٰن صاحب قریشی اور جماعت ٹبورا کے افریقن و انڈین صبح سے ہی کرسیوں اور میزوں کو قرینے سے لگانے میں مصروف تھے۔ چار سو مہمانوں کے لئے عمدہ چائے اور عمدہ ریفرشمنٹ کے لئے اٹالین COOKS کیمپ سے حاصل کئے گئے تھے جو دن رات محنت سے کام کرتے رہے۔ چنانچہ سب مہمانوں کو اعلیٰ ریفرشمنٹ سے محظوظ کیا گیا۔ معزز مہمان چیزوں کی عمدگی اور نفاست پر خوشی کا اظہار کرتے رہے۔ چالیس منٹ کے اندر اندر ریفرشمنٹ سے فارغ ہو گئے۔

بقیہ پروگرام

اس کے بعد پراونشل کمشنر مسٹر فاسٹر کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ خاکسار نے حسب پروگرام سواحیلی زبان میں آدھ گھنٹہ کے قریب تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے مختصر حالات۔ جماعت کی وسعت اور وقار اور خدمات دینیہ حکومت سے تعلقات موجودہ جنگ میں جماعت کی غیر معمولی امداد۔ اس علاقہ میں احمدیہ مشن کا قیام۔ مسجد کی ضرورت۔ مسجد بنانے میں متعدد مشکلات اور پھر ایسی شاندار عمدہ مسجد کا بننا۔ احمدیت کی صداقت کا نشان اور قدرت الٰہی کا کرشمہ ہے۔ آمد و اخراجات کی مختصر تفصیل۔ اور خدائے واحد کی عبادت کرنے کی ضرورت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور وغیرہ امور بیان کئے۔

تہنیت کے پیغام

برادرم مختار احمد صاحب ایاز نے احسن

متعدد خطوط اور تاروں کو سنایا۔ جو اس تقریب پر مبارکبادی۔ پیغامات اور نیک خواہشات کی ملی تھیں۔ سب سے پہلے ہز ہائینس سلطان آف زنجبار کا پیغام مبارکبادی کا جو انہوں نے اپنے دستخطوں سے بھیجا تھا۔ سنایا گیا۔ پھر گورنر ٹانگانیکا۔ گورنر کینیا کالونی۔ چیف سکرٹری ٹانگانیکا۔ مسٹر Sandford اور Central Lake کا پرسنل پیغام۔ صوبوں کے کمشنروں کے پیغامات کے علاوہ مسٹر الیشر ووڈ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم۔ مسٹر Lamb جو ایڈمنسٹریٹر سکرٹری ہیں۔ اور بڑی اہم حیثیت کے افسر ہیں۔ امریکن پولش اور نیدرلینڈ کے قونصلوں۔ اثنا عشری سنی کمیونٹی اور پارسی کمیونٹی کے معززین کے بذریعہ تار پیغامات جو بڑے inspiring تھے سنائے گئے۔ اسی طرح Mr Lincolin سابق سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ احمدیہ جماعت گریٹ برٹن۔ نائجیریا۔ گولڈ کوسٹ۔ فلسطین حیفا بغداد۔ مصر۔ مارلیشس۔ عدن اور بمبئی کی احمدیہ جماعتوں کے مبارکباد کے تار اور پیغامات سنائے گئے۔ الغرض ان پیغامات اور مبارکبادی کی تاروں سے جو دنیا کے مختلف کونوں اور ٹانگانیکا کے اعلیٰ احکام کی طرف سے موصول ہوئے۔ حاضرین دنگ رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بڑا گہرا اثر ہوا۔ نہ صرف جماعت کی وسعت کا بلکہ مشن کے اثر و رسوخ کا بھی۔

اردو و سواحیلی نظمیں

ان پیغامات کے سنائے جانے کے بعد محترمی جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی نظم جو بوٹورا مسجد کی تکمیل اور افتتاح کی خوشی میں انہوں نے ایک رویاء کی بناء پر لکھ کر قادیان سے بھیجی تھی۔ عین وقت پر مل گئی۔ اور ایاز صاحب نے وہ نظم بھی سنائی۔ اس اردو نظم کے بعد سواحیلی میں ایک نظم جو اس تقریب کے متعلق معلم امری عبیدی اور معلم احمد صافا دونوں نے مل کر لکھی تھی۔ معلم امری نے سنائی۔ یہ نظم خوبصورت وعمدہ کاغذ پر لوح الہدیٰ کی طرز پر چھپکر عین وقت پر مل گئی۔ جو شہر میں اور معزز مہمانوں میں تقسیم کی گئی۔

ایک عیسائی معلم کے جذبات

ایک افریقن کرسچن معلم مصطفانو نے جن سے ہمارے ایک عرصہ سے اچھے تعلقات ہیں۔ جماعت احمدیہ کی جدوجہد کا عمدہ الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج ہم اس لئے یہاں نہیں آئے۔ کہ دنیاوی طور پر کوئی خاص فخر کا دن ہے۔ بلکہ اس لئے آئے ہیں۔ کہ آج خدا تعالیٰ کے جمال کے ظہور کا دن ہے کیونکہ اسکی عبادت کا گھر کھولا گیا۔ اور ہم کو چاہیئے۔ کہ خدائے واحد پر ایمان لاکر تسکینِ قلب کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مصیبت زدگان کی امداد

اس تقریر کے ختم ہونے پر جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے پراونشل کمشنر کو ٥٠٠ شلنگ کا چیک پیش کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ ہمیں اپنے فضل سے مسجد کے مکمل کرنے اور بابرکت افتتاح کرنے کی باوجود سخت مشکلات کے توفیق دی ہے۔ اس کے شکریہ میں ان لوگوں کی امداد کے لئے یہ رقم حکومت کو بھیج دی جائے۔ جو جنگ کی وجہ سے مصائب میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

پراونشل کمشنر کی تقریر

مسٹر فاسٹر پراونشل کمشنر نے اپنی آخری تقریر میں جماعت کا جہاں چیک کے لئے بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ وہاں سب یورپین اور دیگر مہمانوں کی طرف سے بھی شکریہ ادا کیا۔ کہ انہیں اس تقریب میں بلا امتیاز مذہب و ملت شریک ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ اور ہم سب کو آج یہاں آکر بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہے۔ اسی سلسلہ میں مسٹر فاسٹر نے کہا۔ کہ یہ مسجد اپنی شاندار عمارت اور دلکش ڈیزائن کی وجہ سے صرف جماعت کے لئے ہی فخر نہیں۔ بلکہ سارے بوٹورا اور سارے ملک کے لئے باعث فخر ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر فاسٹر نے کہا کہ جیسا کہ شیخ مبارک احمد نے بیان کیا ہے۔ یہ مسجد رواداری کا ایک نشان ہے۔ آخر میں پھر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

معزز مہمانوں کا شکریہ

پروگرام کے اختتام تک جماعت کی طرف سے معزز مہمانوں کا شکریہ برادرم سید ناصر احمد شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے کیا۔ جو دار السلام سے اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور اسی طرح افتتاح کا پروگرام مقررہ وقت کے اندر اندر بڑی خیر و خوبی سے تکمیل کو پہنچا۔ یہ سب مولیٰ کریم کے فضلوں اور احسانوں کا نتیجہ تھا۔ ورنہ مقامی دشمنوں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ لوگوں کو روکا جائے۔ اور کوئی ایک آدمی بھی شریک نہ ہو۔ لیکن نہ صرف احمدی دوست مختلف شہروں سے رقم کثیر کرایوں پر خرچ کرکے آئے۔ بلکہ افریقن بھی تین تین سو میل کا سفر کرکے تقریب میں شامل ہوئے۔ رخصت ہوتے وقت یورپین اور انڈین بار بار گرمجوشی کے ساتھ مبارکبادیں دیتے رہے۔ اور جن لوگوں نے اسلام کو اپنی نازیبا حرکات سے بدنام کرنے کی کوشش کی۔ ان کی کمینگی پر افسوس کرتے رہے۔

نومبائعین

اس تقریب پر چار سمجھدار افریقنوں نے جو بکوبا کے رہنے والے ہیں۔ اور اس تقریب پر آئے تھے۔ بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ مزید بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

مسجد کی آمد و خرچ:۔ مسجد کا کل چندہ اس وقت تک ١٧٥٠ پونڈ وصول ہوا۔ اور خرچ ١٦٠٠ پونڈ کے قریب نومبر ۱۹۴۴ء تک ہوا۔ دسمبر کے اخراجات ابھی باقی ہیں۔ اتنی شاندار اور عمدہ وسیع عمارت پر اس قدر قلیل رقم کا خرچ ہونا بجائے خود لوگوں کے لئے باعث حیرت ہے۔ عام لوگوں کا خیال تھا۔ کہ چار پانچ ہزار پونڈ میں یہ عمارت مکمل ہوگی۔ مگر اللہ تعالیٰ

مولوی محمد علی صاحب کیلئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افتراء ہے۔"

تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہی کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو دو سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دو رنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہوگے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کیلئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ مع شرائط حلف اردو انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو ۱ آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کردیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳ر جنوری - مغربی محاذ کے بارہ میں تازہ اطلاع یہ ہے کہ تیسری امریکن فوج لیٹو نے اور بینٹ ہیوبرٹ کے درمیان کامیابی سے حملے کر رہی ہے ۔ جرمنوں کے جنوبی بازو پر دو میل اور آگے بڑھ گئی ہے - اور چار مزید شہروں پر قبضہ کر لیا ہے ساتویں امریکن فوج نے جرمنوں کے ستر میل لمبے مورچہ پر کئی حملے کئے - فرانس کے شہر بیچے سے لے کر رائن تک بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے کل ایک ہزار اتحادی ہوابازوں نے جرمنی میں برلین بین ہائم اور نارمبرگ پر زور کے حملے کئے

لنڈن ۳ر جنوری - بوڈاپسٹ کے مشرقی اور مغربی حصہ کی بہت سی عمارتوں پر روسی قبضہ ہو چکا ہے - اب روسی ٹینک جرمنوں کی آخری قلعہ بندیوں پر حملے کر رہے ہیں -

ایتھنز ۳ر جنوری - جنرل پلاسٹراس نے یونان میں نئی گورنمنٹ بنانا منظور کر لیا ہے جنرل موصوف پہلے جلاوطن تھے - اور حال ہی میں واپس اپنے ملک میں آئے ہیں کل انہوں نے ریجنٹ سے طویل ملاقات کی -

واشنگٹن ۳ر جنوری - امریکن ہوابازوں نے کل فارموسا کے پاس پانچ جاپانی جہازوں پر حملے کئے - اور ان کو آگ لگا دی - جنوبی لوزان میں جاپانی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا - ایک جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ تین بھاری بم بار یکم جنوری کی رات کو ٹوکیو پر اڑے -

واشنگٹن ۳ر جنوری - بھاری امریکن ہوابازوں نے چین کے اڈوں سے اڑ کر وسطی چین میں سوچاؤ پر حملہ کیا اور دشمن کے ۲۵ ہوائی جہاز برباد کر ڈالے -

واشنگٹن ۳ر جنوری - ایڈمرل نمٹس نے ایک بیان میں کہا کہ اس سال جاپانیوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا - ہم ان کے بہت سے جہاز ڈبو دینگے - اور جاپانی شہروں پر ہوائی حملوں کا زور بہت بڑھ جائے گا - آپ نے کہا - جنگ جیتنے اور دنیا میں امن و امان قائم کرنے کے لئے ہمیں جاپان کے کافی حصہ پر قبضہ کرنا ہوگا - ہمیں بہت خوشی ہوگی - اگر روس جاپان کے خلاف جنگ میں شریک ہو جائے -

کانڈی ۳ر جنوری - برما میں اتحادی دستے شوگن - اے یو روڈ پر کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں - اور اب اے یو سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہیں بھاری امریکن بم باروں نے برما سیام ریلوے پر پھر حملے کئے - ریلوے کے دو پل برباد کر دیئے -

اور روکو نقصان پہنچایا -

لنڈن ۳ر جنوری - چند ہفتے ہوئے ساتویں امریکن فوج نے جرمن سرحد کو عبور کر لیا تھا - مگر اب جرمنوں نے اسے جرمنی کی سرحد سے باہر نکال دیا ہے اور بیچ نامی مقام تک پہنچ گئے ہیں - تیسری امریکن فوج اگرچہ جرمنوں کے جنوبی بازو پر بڑھ رہی ہیں - مگر اس کی رفتار سست پڑ گئی ہے - وجہ یہ کہ علاقہ پہاڑی اور جنگلوں سے بھرا پڑا ہے اور جرمنوں کی صحیح طاقت کا اندازہ کرنا مشکل ہے -

بیروت ۳ر جنوری - حکومت شام نے لیاکیہ کی نئی بندرگاہ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے یہ بندرگاہ تین سال میں مکمل ہوگی - اور اس پر ساٹھ لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے -

لنڈن ۳ر جنوری - بوڈاپسٹ میں جو لڑائی ہو رہی ہے - اس نے سٹالن گراڈ کی لڑائی کو مات کر دیا ہے - جرمن جس عمارت یا سڑک کو چھوڑتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں - پسٹ میں جرمنوں کا مقابلہ خاص طور پر بہت سخت ہے -

لنڈن ۳ر جنوری - جرمن طوفانی دستوں کے نام ہٹلر نے ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۵ء جرمنوں کے لئے بہت بڑی فتح کا پیغام لائے گا - ہم نے ۱۹۳۹ء میں ہٹلر سے جو وعدہ کیا تھا - اسے پورا کر دکھائیں گے - اگرچہ اتحادیوں کی بمباری نے جرمن مزدوروں کے لئے کام کرنا بے حد مشکل کر دیا ہے - پھر بھی ہمارا فرض یہی ہے کہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں - اور زیادہ سے زیادہ کام کریں -

واشنگٹن ۳ر جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس وقت امریکہ کی مسلح فوجوں کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ ہے ۱۹۴۰ء میں امریکہ کے پاس صرف سات لاکھ فوج تھی -

دہلی ۳ر جنوری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے ہندوستان کے بحری بیڑے میں بیس گنا اضافہ ہو چکا ہے - یہ بیڑہ ہندوستان کی بندرگاہ کا بچاؤ کر رہا ہے - اور اس اثناء میں جنوب مشرقی ایشیا میں نئے حملے کے لئے تیار ہو رہا ہے اندازہ ہے کہ بحیرہ ہند میں ہر وقت بیس لاکھ ٹن وزنی اتحادی جہاز موجود رہتے ہیں -

دہلی ۳ر جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گزشتہ ہفتہ غیر ممالک سے ۲۵ ہزار ٹن گندم آئی

دہلی ۳ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ نظر بندی اور پابندی کے آرڈی ننس کے ماتحت کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو حکومت کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ ان کی نظر بندی کی میعاد مزید چھ ماہ کے لئے بڑھا دی گئی ہے - یہ لیڈر اس وقت احمد نگر جیل میں ہیں - اور کانگرسی حلقوں میں ان کی رہائی کی امیدیں ختم ہو رہی تھیں

دہلی ۳ر جنوری - ۱۴ ویں فوج کے دستے وسطی برما میں اے یو میں داخل ہو گئے ہیں - مکک اور رنگون کے راستوں کا اہم مرکز ہے - شوابو سے ۲۱ اور مانڈلے سے ستر میل ہے - مانڈلے ریلوے کا جنکشن ہے - اتحادی فوج کیاؤ میں داخل ہو گئی ہے - اور اب یہ آگے بڑھ رہی ہے

لاہور ۳ر جنوری - ایک مقامی ہسپتال میں ایک ساڑھے نو سالہ لڑکی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے - جس نے تمام ڈاکٹروں کو حیرت میں ڈال دیا ہے - لڑکی یتیم تھی اس سے قبل ہسپتال میں پیدا ہوا - کچھ عرصہ تندرست رہنے کے بعد لڑکی کے دماغ میں خرابی ہو گئی اب وہ پاگل خانہ میں ہے - بچہ دوسری جگہ پرورش پا رہا ہے -